



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے والد کی املاک کو 1373ھ میں اپنی بہنوں میں تقسیم کیا کہ ان میں سے ہر ایک کے حصے میں سات سات قیراط آئے تو ایک بہن نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ وہ اپنا حصہ میری اولاد کی نذر کرتی ہے لیکن اس وصیت کے ساتھ کہ اس کی وفات کے بعد دو گائیوں کا گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا جائے، اس نے اپنی اس نذر اور وصیت کا کئی بار ذکر کیا اور پھر 1394ھ میں یہ بہن اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی، اس نذر اور وصیت کے بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

آپ نے بہن نے باپ کی میراث سے حاصل کردہ جو حصہ آپ کے بچوں کو دیا ہے تو اس کا اثبات اس شہر کے قاضی کی معرفت ممکن ہے جہاں یہ ملکیت ہے۔

اس نے جو یہ وصیت کی ہے کہ اس کی طرف سے گائیں ذبح کر کے ان کا گوشت فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا جائے تو اب چونکہ اس کا انتقال ہو چکا ہے لہذا سوال میں مذکور وصیت کے مطابق اس پر عمل ضروری ہے بشرطیکہ یہ وصیت شرعی دلیل سے ثابت ہو اور دو گائیوں کی قیمت اس کے کل مال کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 3 ص 58

محدث فتویٰ